26112
4/11

محترم جناب، مفتی صاحب۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے مرحوم کے والدین، دادا دادی نانی اور بیوی کا انتقال مرحوم کی زندگی میں ہو گیا تھا۔

مرحوم کے ورثاء میں تین بیٹے اور ایک بیٹی حیات ہیں۔

میرے والد کی ملکیت میں ایک مکان ہے جسکی مالیت 45 لاکھ ہے اب اسکی تقسیم ورثوں میں کسطرح ہو گی؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۱/۲۱۳۴
مورخہ

سائل: ایم سلیق
مکان نمبر 31، کورنگی 2 1/2 سیکٹر 31/L/1
0312-2833271

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیًا

آپ کے والد مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، پلاٹ، نقدر قم، سونا، چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، فرنیچر، گھریلوسازوسامان، غرض جو بھی چھوٹابڑا سامان چھوڑاہے، وہ سب مرحوم کاتر کہ ہے، نیز مرحوم کا وہ قرضہ جو دوسروں کے ذمہ ہوں اور مرحوم نے اسکو وصول نہ کیاہو وہ بھی مرحوم کا ترکہ ہے۔اوران سب کو شریعت کے حکم کے مطابق ورثاء میں تقسیم کرنالازم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ترکہ سے مرحوم کے کفن ودفن کے متوسط مسنون اخراجات نکالے جائیں، لیکن اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کردیئے ہوں تو اس صورت میں یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے، اسکے بعد یہ دیکھیں کہ اگر مرحوم کے ذمہ دوسروں کا ایسا قرضہ ہو جس کا ادا کرناواجب ہو، تو وہ ادا کیا جائے، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کی ایک تہائی (۱/۳) مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اسکے بعد جو ترکہ بچے اس کے کل سات (۷) برابر حصے کرکے ہر ایک بیٹے کو دو (۲) حصے، اور بیٹی کو ایک (۱) حصہ دیدیں۔

<u>تقسیم کا نقشہ یہ ہے:</u>

مسئلہ: ۷ مرحوم والد صاحب

میت

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
2	2	2	1
28.571	28.571	28.571	14.285

--والله خير الوارثين

قال الله تعالي: [النساء:۱۱،۱۲]

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.......... فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ}

سنن ابن ماجه (٤/ ٤١)

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أخبرنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –: "اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَمَا تَرَكَتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ"

السراجي :ص ٠٥ المكتبة البشرى

قال علماؤنا:تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة:الاول:يبدأبتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولاتقتير،ثم تقضي ديونه من جميع مابقي من ماله،ثم تقضي ديونه من جميع ما بقي من بعد الدين،ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة واجماع الامة------------------------------**والله خيرالوارثين**

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفر الله له
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/ ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
۲۶/ دسمبر/2019ء

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸/ ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
۱۶/ دسمبر/2019ء

مفتی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/ ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
۱۷/ دسمبر/2019ء

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/ ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ
/ دسمبر/2019ء

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۱/۲۱۳۴
۲۳/۴/۱۴۴۱
۲۱/۱۲/۲۰۱۹